مولایَ صلِّ وسلِّم دائماً ابداً
علیٰ حبیبکَ خیرِ الخلقِ کلِّھِمِ

درسِ حدیث

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں "مجلسِ ذکر" منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہو کر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔

محترم الحاج محمود احمد عارف کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہٗ نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں اُنہوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔

ہماری دُعا ہے کہ جن کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ اُن سب کو بیش از بیش اجر سے نوازے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ لالا "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ حضرت رحمہ اللہ کے مریدین و احباب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔

واضح رہے کہ حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ اَب بھی جاری ہے۔

ہنوز آں ابرِ رحمت درفشاں است
خم و خمخانہ با مہر و نشان است

کیسٹ نمبر ۱۲ سائیڈ اے ۱۶ مئی ۱۹۸۲ء

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد وّ اٰلہٖ واصحابہ اجمعین

اما بعد! عَنْ عَامِرِ الرَّامِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهٗ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَّ فِيْ يَدِهٖ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيْهَا اَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ فَاَخَذْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ فِيْ كِسَائِيْ فَجَاءَتْ اُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلٰى رَأْسِيْ فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِيْ فَهُنَّ اُولَاءِ مَعِيْ قَالَ ضَعْهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ وَ اَبَتْ اُمُّهُنَّ اِلَّا لُزُوْمَهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَعْجَبُوْنَ لِرُحْمِ اُمِّ الْاَفْرَاخِ فِرَاخَهَا فَوَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ لَلّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ اُمِّ الْاَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا اِرْجِعْ بِهِنَّ حَتّٰى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُنَّ وَ اُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَ بِهِنَّ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ غَزَوَاتِهٖ فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا نَحْنُ الْمُسْلِمُوْنَ وَامْرَأَةٌ تَحْضِبُ بِقِدْرِهَا وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَإِذَا ارْتَفَعَ وَهَجٌ تَنَحَّتْ بِهٖ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ أَلَيْسَ اللّٰهُ أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ قَالَ بَلٰى قَالَتْ أَلَيْسَ اللّٰهُ أَرْحَمَ بِعِبَادِهٖ مِنَ الْأُمِّ بِوَلَدِهَا قَالَ بَلٰى قَالَتْ إِنَّ الْأُمَّ لَا تُلْقِيْ وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَأَكَبَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهٖ إِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِيْ يَتَمَرَّدُ عَلَى اللّٰهِ وَأَبٰى أَنْ يَقُوْلَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ[1]

"حضرت عامر رامیؓ (تیر انداز) کہتے ہیں کہ (ایک دن) جبکہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک ایک شخص آیا جس کے جسم پر ایک کملی تھی اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جس پر اس نے اپنی کملی لپیٹ رکھی تھی۔ اس نے عرض کیا کہ "یا رسول اللہ! میں درختوں کے ایک جھنڈ کے پاس سے گزر رہا تھا کہ میں نے اس جھنڈ میں سے پرندوں کے بچوں کی آوازیں سنیں، چنانچہ میں نے انھیں پکڑ لیا اور اپنی کملی میں رکھ لیا۔ اتنے میں بچوں کی ماں آگئی اور میرے سر پر پھرنے لگی۔ میں نے اس کے سامنے بچوں کے اوپر سے کملی کھول دی۔ (تاکہ وہ انھیں دیکھ لے) وہ اپنے بچوں کو دیکھتے ہی ان پر آن گری اور میں نے ماں اور بچوں کو اپنی چادر میں لپیٹ لیا اور اب وہ سب میرے پاس ہیں"۔ آپ نے فرمایا۔ "ان کو یہاں رکھو!" اس نے ان کو وہاں رکھ دیا اور ان پر سے اپنی کملی ہٹادی۔ ماں سب چیزوں کو چھوڑ کر بچوں سے چمٹ گئی۔ (ہم سب اپنے بچوں کے ساتھ اس ماں کی محبت کو بنظرِ تعجب دیکھ ہی رہے تھے کہ) آپ نے فرمایا "کیا تم لوگ اس پر تعجب کر رہے ہو کہ ان بچوں کی ماں اپنے بچوں پر کس قدر رحم دل واقع ہوئی ہے، قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے کہیں زیادہ رحم کرنے والا ہے جتنا کہ ایک

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص۲۰۸

ماں اپنے بچوں پر رحم کرتی ہے اور جاؤ ان بچوں کو وہیں لے جاکر رکھ دو جہاں سے تم نے ان کو پکڑا تھا اور ان کی ماں کو ان کے ساتھ ہی چھوڑ دو ، چنانچہ وہ ان سب کو لے گیا اور جہاں سے پکڑا تھا وہیں چھوڑ آیا)

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے ہمراہ کسی غزوہ میں (چلے جا رہے) تھے کہ آپ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے اور ان سے پوچھا" کہ تم کون لوگ ہو؟ انھوں نے عرض کیا "ہم مسلمان ہیں" ان میں ایک ایسی عورت بھی تھی جو اپنی ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہی تھی (یعنی کچھ پکا رہی تھی) اس کے پاس اس کا بچّہ بھی تھا، چنانچہ جب آگ کی لپٹ اٹھتی تو وہ بچّے کو ایک طرف ہٹا دیتی (تاکہ آگ کی تپش سے اسے تکلیف نہ پہنچے) پھر وہ عورت نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس آئی، اور آپ سے عرض کرنے لگی کہ ـــــ "آپ اللہ کے رسول ہیں؟" آپ نے فرمایا "ہاں" اس عورت نے کہا "کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے کہیں زیادہ رحم کرنے والا نہیں ہے جتنا کہ ایک ماں اپنے بچّے پر رحم کرتی ہے؟" آپ نے فرمایا "ہاں" اس عورت نے کہا "ماں تو اپنے بچّے کو آگ میں نہیں ڈالتی (تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دوزخ میں آگ میں کیوں ڈالتا ہے؟ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے یہ سن کر، روتے ہوئے اپنا سر نیچے کرلیا پھر (تھوڑی دیر کے بعد) اپنا سر مبارک اس عورت کی طرف اٹھایا اور فرمایا "اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر (ہمیشہ) عذاب نہیں کرتا۔ ہاں صرف ان لوگوں کو عذاب دیتا ہے جو سرکش ہیں اور ایسے سرکش جو اللہ تعالیٰ سے سرکشی کرتے ہیں۔ (یعنی اس کے احکام نہیں مانتے) اور لا الٰہ الا اللہ کہنے سے انکار کرتے ہیں۔"

ایک صحابی فرماتے ہیں کہ ہم آقائے نامدار صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَیْہِ کِسَاءٌ کہ ایک شخص آئے انھوں نے چادر اوڑھ رکھی تھی وَ فِیْ یَدِہٖ شَیْءٌ ان کے ہاتھ میں کچھ تھا قَدِ الْتَفَّ عَلَیْہِ ۔ اسے انھوں نے لپیٹ رکھا تھا۔ ایسی ایک چیز لے کر ایک صحابی آتے، چادر ہے ہاتھ میں کچھ ہے اور چادر سے اوپر سے لپیٹ رکھا ہے اسے، انھوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مَرَرْتُ بِغَیْضَۃِ شَجَرٍ میں درختوں کے ایک بہت بڑے جھنڈ میں سے گزر رہا تھا تو میں

نے اس میں آواز سُنی اُس جھنڈ میں کہ بچّے بول رہے ہیں ایک چڑیا کے۔ مَیں نے پکڑ کے انہیں اپنی چادر میں رکھ لیا اور عرض کرنے لگے کہ جب مَیں نے اُنھیں چادر میں رکھ لیا ـــــ تو اُن کی ماں آئی اِسْتَدَارَتْ عَلٰی رَأْسِیْ وہ میرے سَر کے گرد ایسے گھومنے لگی چکر کاٹنے لگی فَکَشَفْتُ لَھَا عَنْھُنَّ مَیں نے انہیں یُوں کھول دیا جب مَیں نے وہ چادر ہٹادی اُوپر سے فَوَقَعَتْ عَلَیْھِنَّ یہ جو تھی یہ اُوپر سے ان بچّوں کے پاس آگئی فَلَفَفْتُھُنَّ بِکِسَائِیْ مَیں نے اُن کو اپنی چادر میں لپیٹ رکھا ہے فَھُنَّ اُوْلَاءِ مَعِیْ یہ جو میری چادر میں ہے۔ یہ وہی ہیں پلٹے ہوئے، آقائے نامدار صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ یہ یہاں رکھ دو، رکھ دیا سامنے اور جو اُن کی ماں تھی وہ نہیں جاتی تھی اور وہ بچّے اُڑ نہیں سکتے تھے تو ماں اُن سے الگ نہ ہوسکی، وہ برابر ادھر اور اُدھر چکر کاٹتی رہی، وہ جا نہیں سکتی تھی اُنہیں چھوڑ کر، صحابہ کرام موجود تھے۔ آقائے نامدار صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ دیکھو یہ جو ماں ہے یہ جانوروں کی ماں ہے بچّوں کی ماں ہے، ان کی یہ جو پرندے ہیں جو انڈے سے پیدا ہوتے ہیں گویا ایک طرح سے بالواسطہ پیدا ہوتے ہیں ان کی ماں ہے اور اس کے دل میں یہ حالت ہے رحم کی اور شفقت کی اپنے بچّوں کے لیے کہ وہ الگ نہیں ہو سکتی تو ارشاد فرمایا فَوَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ قسم ہے اُس ذات کی جس نے مجھے حق نبی بنا کر بھیجا ہے سچا پیغام دے کر بھیجا ہے ـــــ لَلّٰہُ اَرْحَمُ بِعِبَادِہٖ مِنْ اُمِّ الْاَفْرَاخِ بِفِرَاخِھَا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ ان سے زیادہ رحمت فرماتے ہیں۔ جتنی یہ جانور اپنے بچّوں پر، ان کے دلوں پر رحمت کا اور محبّت کا مادّہ ہے۔ یہ سبق دیا اور پھر ارشاد فرمایا کہ اِرْجِعْ بِھِنَّ حَتّٰی تَضَعَھُنَّ مِنْ حَیْثُ اَخَذْتَھُنَّ انھیں لے جاؤ جہاں سے اُٹھایا ہے اسی جگہ رکھ کر آؤ اور اُن کی ماں کو بھی اسی جگہ رکھ کر آؤ فَرَجَعَ بِھِنَّ۔ وہ صحابی اُنھیں واپس لے گئے کیونکہ وہ دیکھ رہے تھے تکلیف ہو رہی تھی اُنھیں۔ اتنے چھوٹے چھوٹے جانوروں پر بھی رحم فرمانا اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا ہے۔ فِیْ کُلِّ ذَاتِ کَبِدٍ رَطْبَۃٍ اَجْرٌ جو تر جگر ہے جاندار ہے ـــــ اس پر ترس کھایا جائے تو اس پر خدا کے یہاں سے اجر ملتا ہے تو آقائے نامدار صلّی اللہ علیہ وسلّم نے یہ چیزیں بتلائی ہیں اور اسی طرح کے قصّے جب پیش آتے رہے ان تمام میں آپ نے یہی بات بتلائی۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آپ کا کسی جگہ سفر میں گزر ہوا تو اُس بستی والوں سے پُوچھا کہ آپ کون لوگ ہیں اُنھوں نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں ایک عورت ان میں سے ہنڈیا پکا رہی تھی اور

آگ جلا رکھی تھی۔ ایک بچہ بھی پاس تھا۔ اب ہنڈیا پکاتے ہوتے ہوا آتی تھی تو بعض دفعہ آگ کی لپیٹ تیز ہو جاتی تھی، جب لپیٹ تیز ہوتی تھی تو یہ اپنے بچے کو پیچھے ہٹا لیتی تھی۔ بچہ ساتھ تھا اس کے پاس تھا لپیٹ جب تیز ہوتی بچے کو پیچھے ہٹا لیا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ قَالَ نَعَمْ فرمایا کہ ہاں قَالَتْ بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ اَلَیْسَ اللّٰہُ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

مجھے بتلایئے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ رحم فرمانے والا نہیں ہے؟ وہ سب سے زیادہ رحمتوں والا نہیں ہے؟ فرمایا بلاشبہ قَالَتْ اَلَیْسَ اللّٰہُ اَرْحَمَ بِعِبَادِہٖ مِنَ الْاُمِّ ــــ بِوَلَدِھَا۔

کیا اللہ تعالیٰ ماں کی بہ نسبت جیسے ماں اولاد پر رحم کرتی ہے۔ شفقت کرتی ہے اس سے زیادہ رحم فرمانے والا نہیں ہے قَالَ۔ بَلٰی ــــ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں وہ کہنے لگی اِنَّ الْاُمَّ لَا تُلْقِیْ وَلَدَھَا فِی النَّارِ ماں تو اپنے بچے کو کبھی آگ میں نہیں ڈال سکتی تو یہ جملہ اُس نے جب کہا بہت سمجھ دار کوئی عورت معلوم ہوتی تھی اس نے بہت اچھے طریقے سے بات کی ہے اور یہ اُس نے اشکال پیش کیا کہ ماں تو اپنی اولاد کو نہیں ڈال سکتی تو پھر اللہ تعالیٰ کس طرح سے بندوں کو عذاب دیں گے۔ یہ مقصد تھا۔ فَاَکَبَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبْکِیْ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جھک گئے اور روتے رہے ــــ پھر آپ نے سرِ مبارک اُٹھایا اور فرمایا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِہٖ اِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِیْ یَتَمَرَّدُ عَلَی اللّٰہِ، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں صرف انہی کو عذاب دیتے ہیں انہی کو سزا دیتے ہیں کہ جو سرکشی میں مبتلا ہو جائیں۔ مُتَمَرِّدْ اور مُتَمَرِّدْ بھی وہ یَتَمَرَّدُ عَلَی اللّٰہِ۔ اللہ پر اللہ کے احکام کے بالمقابل سرکشی دکھاتا ہے وہ۔ وَاَبٰی اَنْ یَّقُوْلَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور وہ کلمہ بھی نہیں پڑھتا۔ اسلام بھی نہیں قبول کرتا اللہ کو ایک بھی نہیں مانتا۔ تو ایسی صورت میں اس خاص صورت میں عذاب دیتے ہیں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں بہت زیادہ ہیں۔

ایسا موقع ہو اگر سارا وقت گزر گیا ہو (یعنی ساری زندگی گزر گئی ہو) اور وقت ہی تھوڑا رہ گیا ہو، ویسے بھی انسان کو یہ کب پتا ہے کہ

کتنا وقت کس کا باقی رہ گیا۔ یہ وقت کی اصلاح ہے اور مکافات اس تقصیر کی - اس کا طریقہ کیا ہو سکتا ہے۔ اسلام میں، اس کا طریقہ اسلام میں استغفار ہی بتلایا گیا کہ جو کچھ انسان سے تقصیر ہو چکی ہے۔ جو غفلتیں ہوتی رہی ہیں ان سب کی تلافی کیسے ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق بھی درست ہو جائے اور ان غفلتوں کی تلافی بھی ہو جاتے یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کا طریقہ صرف یہی ہے کہ انسان استغفار کرے اور پچھتائے اپنے بُرے اعمال پر نظر رکھتا ہے ان سے توبہ کرتا رہے کہ میں نے یہ غلط کام کیے جو وقت غفلت میں ضائع ہُوا ہے صوفی تو اسے بھی گناہ ہی کہتے ہیں جو غفلت میں ضائع ہو جائے وقت صوفیوں کے یہاں وہ بھی گناہ ہے۔ اور بعض صوفی تو یہ کہتے ہیں کہ یہ تو کفر ہے انسان سانس لے اور خدا کو یاد نہ کرے یہ تو کفر ہے - ابنِ فارس رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے صُوفی گزرے ہیں اُنھوں نے یہی کہا اور ویسے بھی ہے۔ وآن دم کافر است اما نہان است ہر آنکہ غافل از ولے یک زمان است - جو آدمی ذرا سی دیر بھی غافل ہے اس وقت وہ کافر ہے۔ اما نہان است، لیکن بات یہ ہے اس کا جو کفر ہے وہ چھُپا ہُوا ہے اندر ہے نظر نہیں آرہا۔ اُنھوں نے (جو صوفیاء ہیں بہت بڑے لوگ ہیں اُنھوں نے) تو اس غفلت کو بھی اتنا بڑا گناہ قرار دیا ہے کہتے ہیں یہ تو کفر ہے اور ابن فارسؒ بھی کہتے ہیں۔ فَلَوْ خَطَرَتْ لِیْ مِنْ سِوَاكَ اِرَادَةٌ عَلٰی خَاطِرِیْ سَهْوًا قَضَيْتُ بِرِدَّتِیْ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مجذوب تھے یا محو تھے، محویت جیسے عالم رہتا ہو اُنھیں کہتے ہیں۔ فَلَوْ خَطَرَتْ لِیْ مِنْ سِوَاكَ اِرَادَةٌ اگر تیرے سوا کسی اور کا خیال بھی آجائے اِرَادَةٌ عَلٰی خَاطِرِیْ میرے ذہن میں سَهْوًا بھول کر بھی قَضَيْتُ بِرِدَّتِیْ تو مَیں تو کہوں گا کہ میں مرتد ہو گیا العیاذ باللہ اسلام سے ہی گویا پھر گیا تو ان لوگوں کے نزدیک تو غفلت بھی گناہ ہے اور پھر جو آدمی غفلت سے آگے غفلت میں مُبتلا ہے وہ تو پھر نیچے کے درجے کا ہو گیا پھر اور درجہ گرتے گرتے یہ کہ گناہ ہی میں مُبتلا ہو گیا تو بس اس کے لیے تو پھر استغفار ہی ایک چیز ہو سکتی ہے۔ قرآن پاک میں آیا ہے۔ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا کوئی توبہ کرے ایمان قبول کرے نیک کام کرے فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ایسے لوگوں کے جو گناہ ہوتے ہیں ان کو بھی بدل کر اللہ نیکیاں بنا دیتا ہے تو استغفار ایک بہت بڑی دولت ہے، بہت بڑا دروازہ ہے اور بہت بڑی نعمت ہے جو اللہ نے فرمائی ہے اپنے بندوں کے ساتھ اور بتلائی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے کیونکہ ولیوں کی باتیں

(باقی صفحہ ۶۳ پر)

دن مجھ کو اندھا کر کے اٹھانا تاکہ تیرے نیک بندوں کے سامنے شرمندہ نہ ہوؤں"۔

چغل خوری

شیخ احمد شہاب الدّین قلیوبی شافعی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں

"مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں طلبِ باراں کے لیے تین مرتبہ نکلے، لیکن بارش نہیں ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کیا کہ: مولیٰ تیرے بندوں نے تین مرتبہ بارانِ رحمت طلب کی، لیکن تُو نے پانی نہ برسایا؟ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے موسیٰ ان میں ایک چغل خور ہے جو چغل خوری پر جما ہوا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کیا کہ پروردگار وہ کون ہے ہمیں بتلا دیا جائے، تاکہ ہم اُسے اپنے درمیان سے نکال دیں، اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السّلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے موسیٰ میں چغلی سے منع کرتا ہوں اور میں ہی چغل خور بنوں؟ چنانچہ سب نے توبہ کی، اللہ تعالیٰ نے اُن پہ بارانِ رحمت نازل فرمائی"۔[1]

بقیہ: درسِ حدیث

عقل سے معلوم نہیں ہو سکتیں۔ عقل وہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتی وہ تو بالکل غیب کی چیزیں ہیں تو اُن کو بتلانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو بھیجا اور آپ نے ہمیں یہ تعلیم دی اَب جو رمضان کے دن گزر گئے ہیں عبادت میں وہ شُکر کرنا چاہیے جو اس نے اتنی توفیق دی اور جو غفلت میں گزر گئے ہیں۔ اُن کے بارے میں استغفار کرنا چاہیے اور آئندہ کے لیے اس سے توفیق مانگنی چاہیے کہ وہ ہمیں اپنی یاد کی توفیق عطا فرمائے، ہمیں ایمان کامل عطا فرمائے، معرفت نصیب فرمائے، دوامِ حضور، دوامِ ثبوت اور دوامِ مشاہدہ نصیب فرمائے اور آخرت میں، ہمیں جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ محشور فرمائے۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

[1] کتاب القلیوبی ص۲۰